نبیلہ عزیز

رقصِ بسمل

رات کے بارہ بجے کا وقت تھا۔

ولید ٗماورا کے سامنے والے صوفے پہ گم صم اور ساکت سا بیٹھا ماورا سے سنی ہوئی داستان پر یقین کرنے اور نہ کرنے کے بیچ ڈول رہا تھا۔

کیوں کہ جو کچھ وہ بتا چکی تھی ٗ وہ قابل فراموش تو نہیں تھا۔

رضا حیدر... علی مرتضیٰ کے قاتل تھے... عافیہ بیگم اور ماورا مرتضیٰ کے مجرم تھے اور قاتل اور مقتول کی اولادیں محبت میں گرفتار تھیں۔

معاملہ کہاں سے شروع ہوا تھا اور کہاں پہنچا تھا اور آگے کیا ہونے والا تھا ٗ سب عقل اور سمجھ سے باہر کی باتیں تھیں۔ولید کی پُرسوچ آنکھیں پٹپٹا رہی تھیں۔

''بتاؤ ولید! میرا ساتھ دو گے؟ مجھے تیمور حیدر واپس چاہیے... ہر حال میں...'' ماورا التجا بھی کر رہی تھی تو ایک ضد ٗ ایک ہٹ دھرمی کے ساتھ۔

اکتیسویں قسط

یوں جیسے اس کا بہت قیمتی کھلونا کھو گیا ہو ٗ جو اسے واپس چاہیے تھا ہر قیمت اور ہر حال میں...

لیکن وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ محبت کے قبیلے میں بڑے کڑے اصول پائے جاتے ہیں... یہاں جو کھو جاتا ہے ٗ وہ واپس نہیں آتا ٗ چاہے وہ مل بھی جائے۔ اور جو ٹوٹ جاتا ہے وہ دوبارہ نہیں جڑتا... چاہے لاکھ جتن کر لو۔

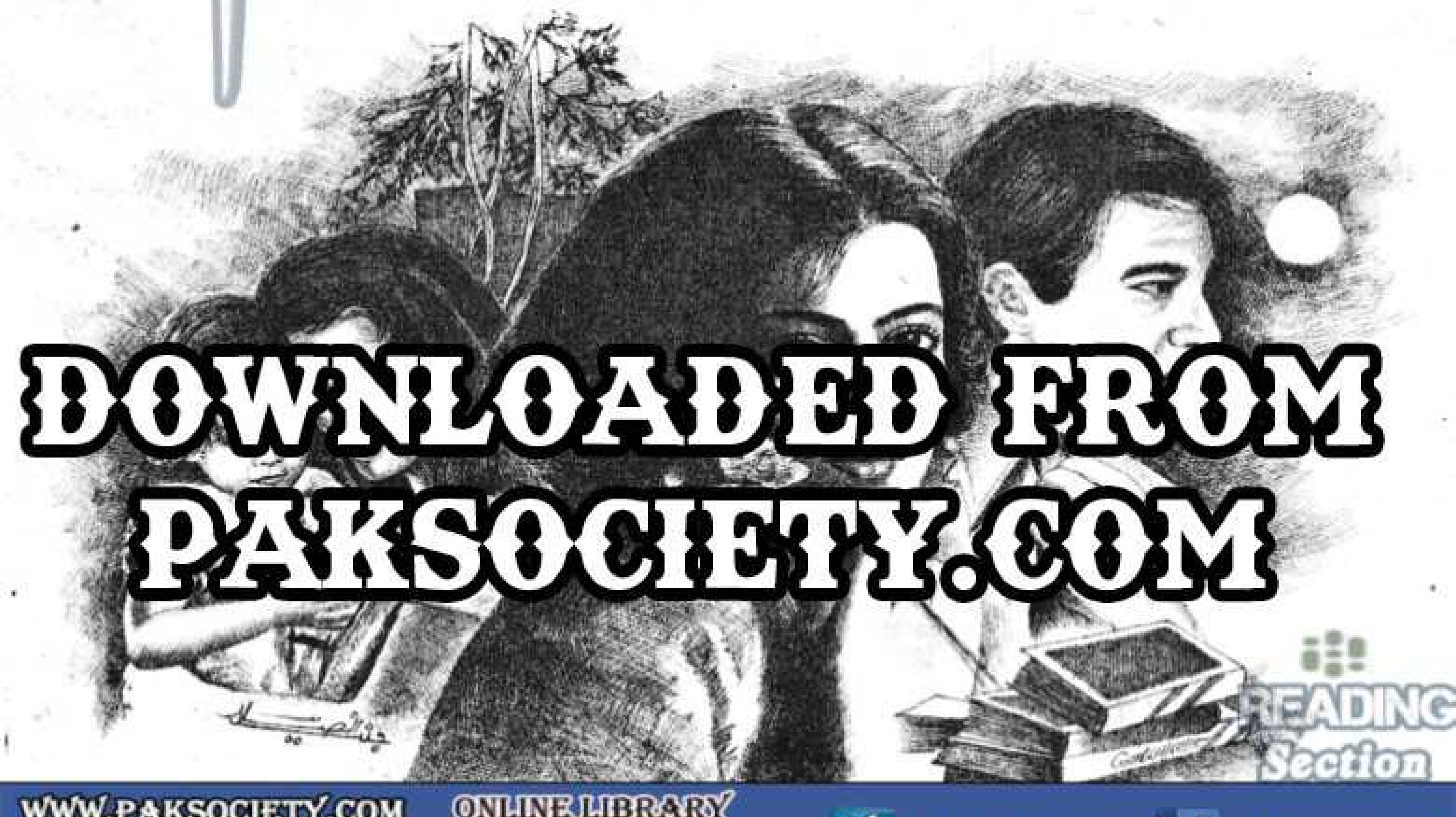

DOWNLOADED FROM
PAKSOCIETY.COM

READING
Section

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

اور اس کے اسی جتن پہ ولید اس کا چہرہ دیکھے جا رہا تھا.... خاموش۔ چپ چاپ۔

"بولو ولید! جواب دو.... تم خاموش کیوں ہو؟" ماورا بہت بے صبر ہو رہی تھی۔

"میں کس کام میں ساتھ دوں؟ تیمور کو واپس محبت کی طرف لانے میں یا واپس گھر کی طرف لانے میں....؟"

ولید کا سوال ایسا تھا کہ ماورا ٹھٹک گئی تھی۔

"تم مجھ پہ طنز کر رہے ہو....؟"

"سوری....! میں طنز نہیں کر رہا.... میں تو بس پوچھ رہا ہوں کہ میں کیا کر سکتا ہوں آپ کے لیے؟ آپ مجھ سے کس قسم کا ساتھ مانگ رہی ہیں؟" ولید نے اس سے بڑی تسلی اور بڑے تحمل سے پوچھا تھا۔

"تم اسے واپس گھر لے کر آؤ...." ماورا نے بہت تیزی سے کہا تھا۔

"کون سے گھر....؟" سوال پھر تیکھا تھا۔

"اس گھر میں... یہ گھر اس کا ہے۔" ماورا نے "یہ گھر اس کا ہے" پہ زور دیا تھا۔

"ہونہہ....! پہلے آپ یہ فیصلہ تو کر لیں کہ یہ گھر کس کا ہے.... آپ کا یا اس کا؟" ولید طنز نہیں کر رہا تھا لیکن ماورا کو اس کی ہر بات طنز سے بھرپور محسوس ہو رہی تھی۔

"یہ گھر اس کا ہے آج بھی اور کل بھی کیونکہ اب ہم دونوں الگ الگ نہیں ہیں۔"

"یہ گھر اس کا ہوتا تو وہ چھوڑ کر بھی نہ جاتا...." ولید کا لہجہ بھی دوٹوک تھا۔

"وہ غصے میں گھر چھوڑ کر گیا ہے...." ماورا نے جواز دیا۔

"اس کے غصے کا مجھے پتا ہے.... اپنا گھر وہ غصے میں بھی نہیں چھوڑ سکتا.... اور ویسے بھی وہ بچہ نہیں ہے کہ غصے میں گھر چھوڑ کر چلا جائے.... اس نے اپنی شکستگی کی انتہا پہ جا کے گھر چھوڑا ہے.... اور مجھے اتنا اندازہ ہے کہ وہ اس گھر میں واپس نہیں آئے گا.... کبھی بھی نہیں۔" ولید نے اپنے تجربے کے مطابق اپنے خیالات کا اظہار کیا تھا۔

"تم ایسا کیسے کہہ سکتے ہو؟" ماورا تڑپ کے بولی۔

"مائی ڈیئر سسٹر! دوستی اکیس سال کی ہو گی تو تجربہ بھی تو اکیس سال کا ہی ہو گا نا؟" ولید کہتے ہوئے اپنی جگہ سے کھڑا ہو گیا تھا۔

"وہ مجھ سے محبت کرتا ہے.... وہ مجھے اس طرح چھوڑ کے نہیں جا سکتا میں بھی جانتی ہوں اسے وہ لوٹ کر میرے ہی پاس آئے گا۔" ماورا بہت نپے تلے سے الفاظ میں بول رہی تھی اور یوں محسوس ہو رہا تھا کہ وہ ولید سے زیادہ اپنے آپ کو یقین دلا رہی ہو۔

"چلیں.... اکیس سال سے ایک سال آپ کی محبت کا نکال لیتے ہیں.... پھر بھی میرے پاس بیس سال کا تجربہ ہو گا.... اور بیس سال کا تجربہ یہی کہتا ہے کہ وہ لوٹ کر نہیں آئے گا۔" ولید نے ماورا کے ــــ حوصلے توڑنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی۔

"تم یہ سب کیوں کہہ رہے ہو....؟" ماورا کا لہجہ جیسے پل بھر کے لیے کمزور ہوا۔

"کیونکہ میں نہیں چاہتا کہ آپ اس کے لوٹ آنے کی امید پہ جہاں کی تہاں بیٹھی رہیں.... جس کام کے لیے آپ مجھ سے مدد مانگ رہی ہیں وہ کام آپ خود بھی کر سکتی ہیں.... آپ خود اسے گھر لے کر آئیں.... وہ نہ آئے تو میں آپ کا ساتھ دوں گا ہر طرح سے کیونکہ وہ میرا دوست ہے تو آپ میری بہن ہو.... اور اس مشکل وقت میں میں بہن کو اکیلا نہیں چھوڑ سکتا۔" ولید نے بالآخر اسے سمجھاتے ہوئے تسلی دی تھی اور ماورا کو اس کی بات سن کر کچھ ڈھارس ہو گئی تھی۔

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

”لیکن مجھے نہیں پتا کہ وہ کہاں ہے؟میں اسے کیسے لے کر آؤں.....؟“ماورا نے بے بسی سے کہا۔
”میں پتا کرلوں گا.... آپ پریشان نہ ہوں۔“ ولید نے اسے تسلی دی۔
”میں انتظار کرتی ہوں....“ وہ اپنے اندر کی بے چینی کو چھپا نہیں پا رہی تھی۔
”ٹھیک ہے.... میں چلتا ہوں.... فون کروں گا۔“ ولید نے ٹیبل سے چابی اٹھاتے ہوئے کہا.... لیکن ڈرائنگ روم کے داخلی دروازے کی سمت بڑھتے ہوئے رک گیا تھا۔
”ایک منٹ.... ایک بات پوچھنا تو میں بھول ہی گیا۔“ وہ کہتے ہوئے واپس پلٹا۔
”کیا بات....؟“ ماورا فوراً متوجہ ہوئی تھی۔
”میری والی کو آپ نے گھر سے نکال دیا.... یا وہ بھی گھر چھوڑ گئی؟“ ولید نے بڑے لاابالی سے انداز میں استفسار کیا تھا۔
”میں پہلے ہی بتا چکی ہوں.... میں نے کسی کو بھی گھر سے نہیں نکالا.... رضا حیدر کو بھی نہیں۔“ ماورا کا لہجہ دو ٹوک تھا۔
”یعنی وہ خود گھر چھوڑ کے گئی ہے؟“ وہ پرسوچ.... انداز میں سر ہلا کے بولا۔
”نہیں، اس نے خود گھر نہیں چھوڑا۔ رضا حیدر اسے زبردستی ساتھ لے کر گئے ہیں.... اور مجھے یہ بھی نہیں پتا کہ وہ لوگ اب کہاں ہیں؟ کہاں گئے ہیں....؟“ وہ پریشانی سے بتا رہی تھی۔
”چلو.... کوئی بات نہیں۔ جانے دو.... وہ لوگ ویسے بھی گھومنے پھرنے کے شوقین ہیں.... ہو سکتا ہے واپس دبئی چلے گئے ہوں۔“ ولید نے مذاق اڑایا تھا۔
”ولید پلیز....!“ ماورا نے جیسے اس کے مذاق پہ التجا کی تھی۔
”ٹینشن کیوں لیتی ہیں؟ آپ کے ”ان“ کے ساتھ ساتھ میری ”وہ“ بھی گئی ہے جتنا نقصان آپ کا ہے۔ اتنا ہی میرا بھی ہے.... بس ذرا اسٹرونگ رہیں جیسے پہلے تھیں.... سب ٹھیک ہو جائے گا۔ میں تلاش کرتا ہوں جو بھی مل جائے۔“ وہ لاپروائی سے کہہ کر باہر نکل گیا تھا اور ماورا سر تھام کے بیٹھ گئی تھی۔
”تیمور! کہاں چلے گئے ہو؟ پلیز واپس لوٹ آؤ۔“ وہ یونہی سر تھامے بے ساختہ رو پڑی تھی۔

✲ ✲ ✲

وہ آنکھیں بند کیے گاڑی سے ٹیک لگائے ریت پہ بیٹھا رات بسر کر چکا تھا۔ اور اب سورج کی کرنیں اسے اک نئے دن کے آغاز کی اطلاع دے رہی تھیں۔ اس کی کچی پکی ریت جیسی نیند سورج کی کرنوں سے آنکھوں کی مٹھی سے پھسل کر ریت پہ ہی بکھر گئی تھی۔
اس نے آنکھیں کھول کر دیکھا.... دور دور تک ساحل ہی نظر آرہا تھا.... ویران.... اداس.... خالی.... بالکل اس جیسا....!
اور یونہی دیکھتے ہی دیکھتے اس کی آنکھوں میں ریت چبھنے لگی تھی اور آنکھیں پانیوں سے بھرنے لگیں۔
اس نے بے ساختہ چہرہ جھکا لیا تھا.... ورنہ سچ مچ آنکھیں چھلک پڑتیں۔
”سب سے محبتیں کرنے کے بعد یہ صلہ ملا کہ میں آج اکیلا ہوں.... کوئی ہمدرد بھی نہیں.... کوئی دوست بھی نہیں.... وہ بھی نجانے کہاں ہے؟ اس کا فون نمبر بھی نہیں.... فون کیسے کروں اس کو؟ کیسے بتاؤں اس کو؟ میں محبت کے کاروبار میں ناکام ہو گیا.... ہار گیا.... سب کچھ ہار گیا.... دل و جاں سمیت....“ وہ دل ہی دل میں گلے شکوے

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

پروئے جا رہا تھا۔
"ولید۔۔۔!" اس نے زیر لب اس کا نام لیتے ہوئے اپنی جیبوں کو ٹٹولا تھا جیسے موبائل تلاش کرنے کی کوشش کی ہو۔
لیکن یونہی جیبوں کو ٹٹولتے ہوئے اسے یاد آیا کہ موبائل تو اس نے پھینک دیا تھا۔
"اوہ! اب کچھ نہیں ہو سکتا۔۔۔" اس نے شکستگی سے کہتے ہوئے اپنی کوشش ترک کردی تھی۔
ایک پچ۔۔۔ ایک صبح۔۔۔ اس شہر کا نمبرون بزنس ٹائیکون تیمور حیدر۔۔۔ آج صبح صبح نرم گرم بستر کے بجائے نرم گرم ریت پہ بیٹھا روتا ہوا پایا گیا۔۔۔ اس نیوز کی ہیڈ لائن، بہت کمال کی بنتی ہے۔۔۔ لیکن صد افسوس کہ۔۔۔!"
ولید کی غیر سنجیدہ سی آواز اس کے بے حد قریب سے ابھری تھی اور تیمور نے اس کی آواز پہ یک دم سر اٹھا کر اسے دیکھا تھا۔
ولید چار قدم کے فاصلے پہ کھڑا اسے ہی دیکھ رہا تھا۔
"یہ نیوز میں اگر نہ بھی ترتیب دوں۔۔۔ لیکن جانتے ہو کوئی اور تو ترتیب دے سکتا ہے ناں۔۔۔؟ اب ہر کوئی تیمور حیدر کا دوست تو نہیں ہو سکتا ناں۔۔۔؟" ولید نے ہلکے سے تمسخرانہ انداز میں اسے جتایا کہ وہ اس وقت کہاں بیٹھا ہے کوئی اور بھی اسے دیکھ سکتا ہے۔۔۔ ایشو بن سکتا ہے۔
مگر تیمور حیدر کو اب کوئی فرق نہیں پڑتا تھا کہ وہ کہاں بیٹھا ہے۔ کیا کر رہا ہے اور دیکھنے والے کیا کہیں گے۔ وہ اب ہر پروا سے لاپروا ہو چکا تھا۔ اب تو اپنی بھی خبر نہیں تھی۔
وہ ولید کی بات سن کر بھی خاموش رہا تھا اور ولید اس کا سرد و سپاٹ سا چہرہ دیکھ کر اس کے تاثرات بھانپ گیا تھا کہ وہ کس قدر گہرے صدمے سے دوچار ہے اور اس وقت اس کی کیفیت کیسی ہے؟ کیا احساسات ہیں اس کے اندر۔۔۔!
اسی لیے ولید مزید کچھ کہنے کے بجائے قدم آگے بڑھاتے ہوئے اس کے برابر ہی ریت پہ آن بیٹھا تھا۔
اور اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھتے ہوئے دبایا تھا۔
"زندگی کے رنگ نرالے ہیں۔۔۔ ہر رنگ دوسرے رنگ سے مختلف۔۔۔ ساری زندگی بھی دیکھتے رہو تو ختم نہیں ہوتے۔۔۔ اور ان ہی رنگوں کو دیکھتے دیکھتے انسان مر جاتا ہے۔" ولید اس کو سمجھانے کے لیے تمہید باندھ رہا تھا۔
"میں بھی مر چکا ہوں۔۔۔!" تیمور کی زخمی سی آواز فضا میں بکھری تھی اور ولید نے نفی میں سر جھٹکا تھا۔
"یہ مرنا کوئی مرنا نہیں ہے میرے دوست۔۔۔ یہ تو زندگی کا ایک نیا رنگ ہے، جو تم نے پہلے کبھی نہیں دیکھا۔۔۔ تم صدمے میں اس لیے ہو کہ یہ رنگ زیادہ گہرا تھا۔۔۔ زیادہ پُراثر تھا۔۔۔ تمہاری آنکھوں کو جلا کے رکھ گیا ہے۔۔۔ لیکن یہ تو ہمیشہ ہوتا ہے۔۔۔ کوئی رنگ راحت بخشتا ہے اور کوئی رنگ اذیت دے جاتا ہے، کسی رنگ سے آنکھیں خیرہ ہو جاتی ہیں اور کسی رنگ سے آنکھوں میں آنسو بھی آجاتے ہیں۔۔۔ بس انسان کو صبر اور حوصلے سے ان رنگوں کا سامنا کرنا چاہیے۔"
ولید اسے بہت اچھے سے سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا۔
"مجھے فلسفہ مت پڑھاؤ۔۔۔ میری عقل، میری سمجھ مر چکی ہے۔ میری کچھ سمجھ میں نہیں آئے گا۔" تیمور نے اسے سمجھانے سے اور لفظوں کی تمہید باندھنے سے روکا تھا۔
"وہ تو اسی روز مر گئی تھی جب تمہیں محبت ہوئی تھی۔۔۔ عقل اور محبت ایک ساتھ نہیں رہ سکتیں۔۔۔ ایک آتی ہے تو دوسری چلی جاتی ہے۔۔۔" ولید نے پھر اسے یاد دلایا۔

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام کی پیشکش

یہ شمارہ پاک سوسائٹی ڈاٹ کام نے پیش کیا ہے

ہم خاص کیوں ہیں:۔

- ہائی کوالٹی پی ڈی ایف فائلز
- ہر ای بُک آن لائن پڑھنے کی سہولت
- ماہانہ ڈائجسٹ کی تین مُختلف سائزوں میں اپلوڈنگ
  سپریم کوالٹی، نارمل کوالٹی، کمپریسڈ کوالٹی
- عمران سیریز از مظہر کلیم اور ابنِ صفی کی مُکمل رینج
- ایڈ فری لنکس، لنکس کو پیسے کمانے کے لئے شرنک نہیں کیا جاتا
- ہر ای بُک کا ڈائریکٹ اور رژیوم ایبل لنک
- ڈاؤنلوڈنگ سے پہلے ای بُک کا پرنٹ پریویو ہر پوسٹ کے ساتھ
- پہلے سے موجود مواد کی چیکنگ اور اچھے پرنٹ کے ساتھ تبدیلی
- مشہور مصنفین کی گُتب کی مُکمل رینج
- ہر کتاب کا الگ سیکشن
- ویب سائٹ کی آسان براؤسنگ
- سائٹ پر کوئی بھی لنک ڈیڈ نہیں

We Are Anti Waiting WebSite

واحد ویب سائٹ جہاں ہر کتاب ٹورنٹ سے بھی ڈاؤنلوڈ کی جاسکتی ہے

ڈاؤنلوڈنگ کے بعد پوسٹ پر تبصرہ ضرور کریں

ڈاؤنلوڈنگ کے لئے کہیں اور جانے کی ضرورت نہیں ہماری سائٹ پر آئیں اور ایک کلک سے کتاب ڈاؤنلوڈ کریں

اپنے دوست احباب کو ویب سائٹ کا لنک دیکر مُتعارف کرائیں

WWW.PAKSOCIETY.COM

Online Library For Pakistan

Like us on Facebook

fb.com/paksociety

twitter.com/paksociety1

"ولید! پلیز... مجھے اکیلا چھوڑ دو... جاؤ چلے جاؤ یہاں سے۔" تیمور اپنے آپ سے بھی بیزار ہوا بیٹھا تھا۔ اسے یہ سمجھنے سمجھانے کی باتیں زہر لگ رہی تھیں وہ اب کچھ بھی سننا سنانا نہیں چاہتا تھا۔

"دیکھو! میں تمہاری فیلنگز سمجھ سکتا ہوں... لیکن۔"

"نہیں... ہرگز نہیں۔ میری فیلنگز کوئی نہیں سمجھ سکتا تم بھی نہیں کیونکہ جو میرے ساتھ ہوا ہے وہ کبھی کسی کے ساتھ نہیں ہوا... محبت میں بے وفائی ہوتی ہے... محبت میں رسوائی ہوتی ہے... محبت میں مجبوری ہوتی ہے... محبت میں سودے بازی کبھی نہیں ہوتی... میرے ساتھ ہوئی ہے... میرے ساتھ...

اور... اور مجھے تو ابھی تک یہ بھی معلوم نہیں ہو سکا کہ میں بک گیا ہوں یا میں خرید اگیا ہوں... میں خود بکا ہوں یا اس نے مجھے خریدا ہے... ؟ میری دولت نیلام ہوئی ہے یا میرا دل نیلام ہوا ہے؟ آخر میرے ساتھ ہوا کیا ہے؟ میں کچھ سمجھ نہیں پا رہا... اور تم؟ تم آئے ہو لفظوں کی کتاب لے کر؟ ہونہہ... میں تمہارا پروگرام نہیں ہوں... جو تمہارے لفظوں کی ترتیب سے سنور جائے گا... میں انسان ہوں... انسان مجھے احساس کی ترتیب چاہیے... مجھے سمجھاؤ مت... مجھے سمجھو... میری اذیت کو سمجھو ولید...!"

تیمور بات کرتے کرتے لب بھینچ گیا تھا اور اس کی حالت پہ ولید کے دل پہ ہاتھ پڑا تھا' ولید نے بے ساختہ اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں دبا کر تھپکا تھا۔

"ڈونٹ وری... سب ٹھیک ہو جائے گا... تم بس برداشت سے کام لو... اس طرح سڑک پہ بیٹھنے سے مسئلہ حل نہیں ہو گا... اٹھو گھر چلو۔" ولید نے تحمل سے اسے تسلی دی۔

"گھر... کون سا گھر؟ ہمارا تو کوئی گھر ہی نہیں ہے؟ کس گھر کی بات کر رہے ہو؟" تیمور نے جیسے لاتعلقی سے سر ہلایا اور ولید کو سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

"وہی گھر... جو تمہارا تھا... تمہارا ہے اور تمہارا ہی رہے گا بلکہ تم دونوں کا۔ تمہارا اور ماورا بھابھی کا..." ولید جان بوجھ کر اس کے سامنے بات کو نارمل لے رہا تھا۔

"نہیں... وہ گھر ہمارا نہیں تھا... نہ ہی ہمارا ہے... وہ جس کا تھا' اسے واپس مل چکا ہے... بالکل ویسے ہی جیسے فریب اور فراڈ سے ہتھیایا گیا تھا ویسے ہی فریب اور فراڈ سے واپس لے لیا گیا ہے..." تیمور نے بڑی تلخی سے اندر کا زہر اگلا...

"میرے خیال میں اس نے تمہیں کوئی فریب نہیں دیا... نہ ہی کوئی فراڈ کھیلا ہے... پہلے روز تم اس پہ فدا ہوئے... تم اس کے پیچھے گئے... تم نے جاب آفر کی... تم نے پرپوزل دیا... یہاں تک کہ وہ تمہاری ہر آفر ٹھکراتی رہی... تمہاری ہر پیش رفت پہ روکتی رہی... مگر تم نہیں رکے... تم باز نہیں آئے... اس نے کہا۔ محبت نہیں ہے... تم نے کہا۔ نو ٹینشن' ہو جائے گی اور اسے جب محبت ہوئی... وہ یہاں سے سب کچھ چھوڑ کر جانے لگی ... تم نے اسے تب بھی نہیں جانے دیا... اور اب جب وہ ہر طرح سے تمہاری ہو چکی ہے تو تم یہ تماشا کر رہے ہو ...؟"

ولید نے ماورا کی سائیڈ لی تھی۔

"وہ میری نہیں ہوئی... دولت اس کی ہوئی ہے... اس کا عزم پورا ہوا ہے۔ اس کے عہد اس کے ارادے پورے ہوئے ہیں... اس کے خوابوں کو تعبیر ملی ہے... رضا حیدر کو شکست دینا اس کا اولین خواب تھا' وہ خواب جو رضا حیدر کے بیٹے نے پورا کر دیا... خود اپنے ہاتھوں..." تیمور ماورا کو نہیں اپنے آپ کو کوس کر رہا تھا... کیونکہ اندھی محبت اس نے خود کی تھی۔

"اب ان باتوں سے کچھ حاصل نہیں ہو گا... اپنی اور اس کی زندگی برباد مت کرو... شادی کو دن ہی کتنے ہوئے

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

ہیں؟" ولید سمجھا سمجھا کے تھک رہا تھا۔
"کاش یہ شادی نہ ہوتی... کاش میں انجان ہی رہتا... کاش فریب فریب ہی رہتا۔" تیمور نے اپنا سر اپنے ہاتھوں میں تھام لیا تھا۔
"چلو اٹھو... میرے گھر چلو... کچھ دیر ریلیکس کرو... پھر سوچیں گے کہ کیا کرنا ہے؟" ولید اسے وہاں سے اٹھانا چاہتا تھا' چاہے کسی بھی طرح سے!
"نہیں' مجھے کہیں نہیں جانا..." اس نے نفی میں سر ہلایا۔
"یہ عجیب بات ہے... کیا اب عمر یہیں گزارنی ہے؟ جوگی بن کے رہو گے؟" ولید نے خفگی سے کہا تھا۔
"میں کب کہہ رہا ہوں کہ میں یہیں رہوں گا یا میں جوگی بن گیا ہوں...؟" تیمور نے بڑے زہرخند سے لہجے میں کہتے ہوئے سر جھٹکا۔
"ارادے تو یہی نظر آرہے ہیں تمہارے بھی اور تمہارے گھر والوں کے بھی..." ولید پھر طنز سے باز نہیں آیا تھا۔
"گھر والوں کے بھی... کیا مطلب...؟" تیمور کو گھر والوں کے بارے میں ابھی کچھ بھی نہیں پتا تھا۔
"تم بھی گھر چھوڑ کر روڈ پہ آگئے... اور وہ بھی گھر سے بے گھر ہو گئے... جس کا مطلب ہے کہ تم لوگ اب یونہی گھر سے بے گھر رہو گے... کوئی کہیں... اور کوئی کہیں...؟" ولید کے اس نئے انکشاف پہ تیمور چند ثانیے کے لیے خاموش ہی رہا... پھر بے ساختہ کسی خیال نے مجبور کر دیا تھا۔
"عزت بھی گھر چھوڑ گئی...؟" اس نے صرف اس کا پوچھا تھا۔
"وہ گھر چھوڑ کے نہیں گئی... اسے زبردستی ساتھ لے کر گئے ہیں... وہ نہیں جانا چاہتی تھی' مجھے ماورا بھابھی نے بتایا ہے۔"
"تو اب وہ لوگ کہاں ہیں... عزت کہاں ہے؟" تیمور کو ماں باپ سے بھی زیادہ عزت کی فکر ہو رہی تھی۔
"ایک رات میں' میں بس تمہارا پتا لگا پایا ہوں۔ ابھی سورج نکلا ہے... پورا دن پڑا ہے... اس کا پتا بھی لگا لوں گا اگر تم نے ساتھ دیا تو۔" ولید نے پھر بات اس پہ ڈال دی تھی۔
"میں ٹھیک ہوں... تم عزت کی خبر لو..." تیمور کو بالآخر ہتھیار ڈالنے پڑے تھے کیونکہ معاملہ عزت اور غیرت کا تھا... رضا حیدر زخمی شیر سے کم نہیں تھے' کسی کو بھی نقصان پہنچا سکتے تھے... اور تیمور مر کے بھی ایسا نہیں چاہ سکتا تھا۔!

☼ ☼ ☼

ماورا صوفے پہ سو رہی تھی جب اچانک اس کے موبائل پہ رنگ ٹیون بجی تھی۔
"ولید...؟" وہ ولید کا نمبر دیکھ کر اور بھی بے چین ہو گئی تھی۔
"ہیلو...!" اس کی بے قراری اس کی ہیلو سے ہی محسوس ہو رہی تھی۔
"ریلیکس... سب ٹھیک ہے... آپ پریشان نہ ہوں۔" ولید نے بڑے سکون سے اسے تسلی دی تھی۔
"تت... تیمور کہاں ہے؟" اس کے جاگتے سوئے ذہن میں بھی بس وہ ہی وہ گردش کر رہا تھا۔
"میرے ساتھ ہے وہ... میرے گھر پہ..." اس نے اگلی اطلاع دی' وہ ٹھٹکی...
"کیوں...؟ وہ... وہ اپنے گھر کیوں نہیں آیا؟ اسے یہاں لے کر آؤ ولید..." ماورا کی حالت غیر ہونے لگی تھی۔
"اسی لیے بول رہا ہوں... ریلیکس پلیز' تھوڑا صبر اور کنٹرول سے کام لیں... سب ٹھیک ہو جائے گا... وہ تو

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

میرے گھر بھی بڑی مشکل سے آیا ہے... وہ تو آنے کے لیے تیار ہی نہیں تھا...."

"میں خود آجاتی ہوں..." ماورا کی بے قراری ساتویں آسمان کو چھو رہی تھی۔

"ارے نہیں نہیں...! آپ زحمت نہ کریں... میں ہوں ناں... آپ کے حق میں،" آپ کے لیے ہی کوشش کر رہا ہوں... ابھی وہ مینٹلی ڈسٹرب ہے ابھی سمجھانا بے کار ہے... تھوڑا ٹائم دیں پلیز... اس کے اندر کا غبار ابھی باقی ہے۔ جب سارا غبار نکل گیا تو۔ ٹھیک ہو جائے گا..." ولید دونوں کو سمجھا سمجھا کے ہلکان ہو رہا تھا۔

"وہ اپنا غصہ اور غبار نکالے... مجھ پہ نکالے... میں تیار ہوں... میں سب سہ لوں گی۔ بس وہ لوٹ آئے... واپس آجائے... مجھے مل جائے... ولید! اس سے کہو' میرا ایک پل بھی نہیں گزر رہا... میرا دم گھٹ رہا ہے اس کے بغیر..."

ماورا! کہتے کہتے روہانسی سی ہو گئی تھی اور ولید بے بسی سے چپ ہو کے رہ گیا تھا۔ پھر اس نے کال ڈس کنیکٹ کر دی تھی اور ماورا موبائل پکڑے رو پڑی تھی۔ اور ابھی چند سیکنڈز ہی گزرے تھے کہ اس کا فون دوبارہ بج اٹھا تھا اس نے بنا دیکھے ہی کال ریسیو کر لی تھی۔

"ماورا تم رو رہی ہو...؟" عافیہ بیگم اس کی آواز سنے بغیر ہی بھانپ گئی تھیں۔

"ہاں رو رہی ہوں... بہت رو رہی ہوں... کیونکہ میرا دل رو رہا ہے... امی! میرا دل رو رہا ہے۔" وہاں کی آواز کا سہارا ملتے ہی شروع ہو گئی تھی۔

"مگر کیوں؟ ہوا کیا ہے؟ صبح صبح کیوں رو رہی ہو... مجھے گھبراہٹ ہو رہی ہے۔" عافیہ بیگم کے ہاتھ پیر پھولنے لگے تھے۔

"وہ... وہ مجھے چھوڑ کے چلا گیا... امی... وہ مجھے چھوڑ کے چلا گیا... اس نے مجھے چھوڑ دیا اس نے گھر چھوڑ دیا اس نے سب کچھ چھوڑ دیا۔ امی اس نے سب کچھ چھوڑ دیا... وہ بھی چلا گیا۔ سب چلے گئے میں ہمیں اکیلی رہ گئی۔"

ادارہ خواتین ڈائجسٹ کی طرف سے بہنوں کے لیے 4 خوبصورت ناول

میرے خواب لوٹا دو

نگہت عبداللہ
قیمت -/400 روپے

کسی راستے کی تلاش میں

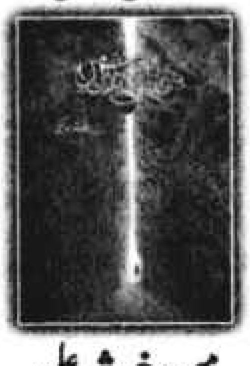

میمونہ خورشید علی
قیمت -/350 روپے

اُجالوں کی بستی

فاخرہ جبیں
قیمت -/400 روپے

ایک میں اور ایک تم

تنزیلہ ریاض
قیمت -/350 روپے

منگوانے کا پتہ: مکتبہ عمران ڈائجسٹ 37، اردو بازار، کراچی
فون نمبر: 32735021

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

وہ بلند آواز سے چیخ چیخ کے رو رہی تھی اور دوسری طرف عافیہ بیگم دم بخود سی اس کی بات سن رہی تھیں۔
"ہوا کیا ہے؟" عافیہ بیگم نے بڑی دیر بعد خود کو سنبھالا تھا۔
"رضا حیدر نے اسے سب بتا دیا... میرے بارے میں بہت زہر اگلا... لیکن مم... میں نے بہت یقین دلایا اسے... میں اس سے محبت کرتی ہوں... میں وہ ماورا نہیں رہی... میں بدل چکی ہوں... اب تو میرے چہرے پہ بھی وہ دکھائی دیتا ہے... لیکن امی... اس نے میری کوئی بات نہیں سنی... مجھے چھوڑ کے چلا گیا... میں کیا کروں؟ میں اس کے بغیر نہیں رہ سکتی... مجھے تیمور حیدر واپس چاہیے... امی! مجھے تیمور حیدر واپس لا دیں... مجھے تیمور حیدر واپس لا دیں... پلیز۔"
ماورا کو تو جیسے کوئی دورہ پڑا تھا۔ وہ ہذیانی انداز میں چلا رہی تھی۔
"پلیز ماورا...! چپ ہو جاؤ... وہ واپس تمہارے ہی پاس آئے گا... کیونکہ وہ تم سے محبت کرتا ہے... وہ بھی تمہارے بغیر نہیں رہ سکتا... بس تم ہمت اور حوصلہ سے کام لو۔" عافیہ بیگم نے بھی اسے سمجھانے کی ہی کوشش کی تھی۔
"وہ نہیں آئے گا... امی... ولید کہتا ہے... وہ کبھی واپس نہیں آئے گا۔" ماورا ماں کے سامنے ہر بات پہ رو رہی تھی۔
"ارے نہیں میری جان... ایسا نہیں ہو سکتا... ولید کو کیا پتا کہ وہ تم سے کتنی محبت کرتا ہے...؟" ایک اور تسلی اور ایک اور دلیل دی گئی تھی۔
"امی...! ولید کو ہی تو پتا ہے کہ وہ مجھ سے کتنی محبت کرتا ہے...؟"
ماورا کہتے ہوئے پھر سے سسک اٹھی تھی اور عافیہ بیگم اسے چپ کروانے لگیں۔

✲ ✲ ✲

وہ انتہائی شکست خوردہ سے انداز میں سر جھکائے بیٹھا تھا جب ککو دھیمے قدموں سے چلتی اس کے قریب آ گئی تھی۔ لیکن تیمور کو پھر بھی خبر نہیں ہوئی تھی کہ کوئی اس کے پاس آ کے کھڑا ہوا ہے۔
"ایک بات کہوں تیمور بھائی...؟" اس نے بے حد آہستہ سے کہا... اب کی بار وہ چونک گیا تھا۔
"ہاں... ہاں بیٹا کہو؟" اس نے بڑی مشکل سے خود کو کچھ کہنے کے قابل کیا تھا۔
"ایک کپ چائے پی لیں۔ آپ نے صبح سے کچھ نہیں کھایا۔" ککو نے جیسے التجا کی تھی۔ تیمور نے بے اختیار اس کے چہرے کی طرف دیکھا۔ وہ بہت آس بھری نظروں سے دیکھ رہی تھی۔
"ہوں..." تیمور اس کی التجائیہ نظروں کی آس توڑ نہیں سکا تھا... اور خاموشی سے سر جھکا لیا تھا۔
"تھینک یو بھائی... میں ابھی لے کر آتی ہوں۔" وہ اس کے سر جھکانے والی رضامندی پہ خوشی سے کہتی فوراً باہر نکل گئی تھی۔ ولید کہیں کام سے گیا ہوا تھا اور تیمور کو جہاں چھوڑ کے گیا تھا۔ وہ وہیں کا وہیں بیٹھا ہوا تھا۔
تھوڑی دیر بعد ککو اس کے لیے چائے لے آئی تھی۔
"تھینک یو..." تیمور نے بے حد آہستہ سے کہا... وہ سر جھکا کے چلی گئی۔
چائے کا کپ سامنے ٹیبل پہ رکھا تھا۔ اس سے گرم گرم بھاپ اٹھ رہی تھی اور وہ اس بھاپ پہ نظریں جمائے بیٹھا تھا جو رفتہ رفتہ کم ہوتی جا رہی تھی۔
"چائے غالباً "پینے" کے لیے رکھی گئی ہے... دیکھنے کے لیے نہیں۔" ولید نے اندر داخل ہوتے ہی لقمہ دیا...

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

"کیا بنا...؟" تیمور نے چھوٹتے ہی استفسار کیا۔
"تم پہلے چائے پیو..." ولید جیسے تھک ہار کے اپنے بستر پہ بیٹھ گیا تھا۔
"نہیں... !تم بتاؤ مجھے... کچھ پتا چلا...؟"
"ہاں... پتا چلا اور کافی کچھ پتا چلا ہے۔" ولید نے گہری سانس کھینچی۔
"کیا...؟" تیمور کا یک لفظی سوال بے ساختہ تھا۔
"وہ لوگ قیام مرزا کے گھر پہ ہیں... اور ایک گھنٹہ پہلے قیام مرزا کی فیملی بھی دوبئی سے پاکستان پہنچ چکی ہے... یعنی اب دونوں فیملیز ایک ساتھ ہیں سوائے تمہارے... شیر اور بکری والا کھیل شروع ہو چکا ہے۔" تیمور کو بتاتے ہوئے ولید کا لہجہ اور تاثرات بہت تلخ ہو رہے تھے اور تیمور اس نئی اطلاع پہ جہاں کا تہاں بیٹھا رہ گیا تھا۔

☼ ☼ ☼

"اتنی اداسی؟" وہ چپ بیٹھی نجانے کس سوچ میں گم تھی کہ مونس مرزا بے آواز قدموں سے چلتا اس کے برابر آبیٹھا تھا۔ عزت نے یک دم چونک کر اسے دیکھا۔ وہ بے حد مسکراتی ہوئی نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔
"تم مجھ سے محبت کرتے ہو یا مجھے پسند کرتے ہو؟" عزت نے اچانک ایک غیر متوقع سوال داغا۔
"ہاہاہا..." مونس مرزا ایک دم فلک شگاف قہقہہ لگا کر ہنسا تھا۔
"اف... کتنا معصومانہ سا سوال ہے۔" وہ لطف اندوز ہوا۔
"سوال جیسا بھی ہے... تم مجھے جواب دو... تم مجھ سے محبت کرتے ہو یا مجھے پسند کرتے ہو؟" اس نے مونس مرزا کے چہرے کی سمت دیکھتے ہوئے اپنا سوال دہرایا۔
"میں تم سے محبت بھی کرتا ہوں۔ عشق بھی کرتا ہوں... پیار بھی کرتا ہوں اور پسند تو حد سے زیادہ کرتا ہوں... مت پوچھو میں کیا کیا کرتا ہوں۔" اس نے آہ بھرتے ہوئے لمبا چوڑا سا جواب دیا۔
"تو پھر میرے لیے ایک کام کرو... ہیلپ کرو میری..." عزت نے اسے بہلا پھسلا کر اپنا کام نکلوانا چاہا تھا۔
"تم حکم کرو... عرض تمہیں زیب نہیں دیتی۔" مونس مرزا اس کو دیکھ دیکھ کے فدا ہوا جا رہا تھا۔
"مجھے ایک فون کال کرنی ہے..." عزت نے آہستگی سے کہا... اس کا موبائل رضا حیدر نے کل رات کو ہی چھین لیا تھا۔
"بس؟ اتنا سا کام...؟" مونس مرزا کو کسی بڑے کام کی توقع تھی جیسے...
"ہاں...!" عزت نے اثبات میں سر ہلایا اور مونس مرزا نے اپنا موبائل نکال کر اپنی ہتھیلی پہ رکھتے ہوئے عزت کے سامنے پیش کر دیا تھا لیکن وہ اس کی ہتھیلی سے موبائل اٹھاتے ہوئے جھجک رہی تھی...!

☼ ☼ ☼

(باقی آئندہ ماہ ان شاءاللہ)

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY